روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷	جمعرات ۴۔ ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ، ۳۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۳۔ ستمبر ۱۹۹۲ء	نمبر ۲۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھوٹ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے

جو احمدی بھی اپنے ادنیٰ مفاد کی خاطر اپنی روح کو قربان کرتا ہے اور جھوٹ میں ملوّث ہو جاتا ہے۔ اتنا ہی بڑا وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والا بنتا ہے۔ اور روزمرّہ کی مجالس میں گپ شپ کی عادت اور مبالغہ آمیزی کی عادت تو ہمارے ملک میں عام ہے۔ لیکن جب سنجیدہ معاملات میں جھوٹ بولے جائیں تو وہ ایسی باتیں ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہیں۔

(از خطبہ حضرت امام جماعت ۔ الرابع)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے! مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواکی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صَرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۳-۴۴۴)

"اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولّی اور متکفّل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ۔ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلّاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشا سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفّل کرے گا۔ اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنّم میں۔ اس کی پروا تک نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۴)

درخواست دعا

○ مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ اسیر راہ مولیٰ محمد الیاس منیر کے چھوٹے بیٹے عزیزم خالد الیاس کو پانچ چھ روز سے تیز بخار آرہا ہے۔ اب متواتر بخار کی وجہ سے زیادہ کمزور ہو گیا ہے۔ خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم نثار احمد خانصاحب مربی سلسلہ لودھراں کو مورخہ ۱۶ر اگست ۱۹۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوتھا بیٹا عطا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت حنظلہ قبیل احمد خان نام تجویز فرمایا ہے۔ اور یہ بچہ "وقفِ نو" تحریک میں شامل ہے
احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو خادمِ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔

ضرورت لیبارٹری اسسٹنٹ

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سینئر سیکشن کی لیبارٹری کے لئے ایک لیبارٹری اسسٹنٹ (مرد) کی ضرورت ہے۔ امیدوار کا ایف ایس سی فزکس، کیمسٹری، بائیالوجی پڑھا ہونا ضروری ہے۔ لیبارٹری کے کام کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ امیدوار اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں مع اسناد کی نقول اور تصدیق صدر محلہ/صدر جماعت مورخہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۹۲ء تک چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ (دفتر نظارت تعلیم) کو بھجوا دیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن)

"گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا۔" (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے (۔) عام طور پر اس ارشاد (۔) کا یہی مطلب سمجھا جاتا ہے کہ مراد صرف اتنی ہے کہ جزاء عمل پر نہیں بلکہ اس نیت پر مترتب ہوگی جو عمل سے پہلے ہے۔ ظاہری طور پر خواہ بدی کی گئی ہو خدا جانتا ہے کہ وہ فعل کرنے والے کی نیت کیا تھی۔

اس لئے قیامت کے دن یا دنیا میں بھی جو قانونِ قدرت ہے اس کی رو سے وہ شخص سزا نہیں پائے گا بلکہ جزاء پائے گا اور اسی طرح نیکیوں کا معاملہ ہے۔ اگر وہ نیک عمل کر رہا ہو لیکن نیت بری ہو تو ایسے نیک اعمال کی بری جزاء ملے گی۔ یہ جزاء کا معاملہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خدا تعالیٰ کے ایسے فیصلے سے تعلق رکھتا ہے جو بالعموم یوم جزاء سزا میں ظاہر ہوگا اور اس کا ایک تعلق قانون طبعی سے ہے اور قانونِ طبعی بھی خدا کے مزاج کے مطابق ہے۔ اس لئے اگر آپ گہرا غور کر کے دیکھیں تو قانون طبعی بھی دراصل ایسے ہی نتائج ظاہر کرتا ہے۔ جن کا اعمال سے بڑھ کر نیتوں سے تعلق ہو۔ مثلاً دنیا میں امن کے نام پر بڑی بڑی طاقتوں نے بڑی بڑی کوششیں سرانجام

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش ۔ ۳۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

خدا تعالیٰ سے تعلق

ڈر تو لوگوں کو اپنے سے کمتر افراد سے بھی لگتا ہے۔ نہ جانے وہ کیا کر دیں۔ انتقاماً یا حسد کی وجہ سے یا یونہی انجانے میں۔ لیکن عام طور پر ڈر لگتا ہے۔ ان سے جو اپنے سے برتر ہوتے ہیں جو اعلیٰ و اولیٰ ہوتے ہیں یا جو اپنے آپ کو اعلیٰ و اولیٰ سمجھتے ہیں اور دوسروں کو اپنی خدمت پر مامور۔ خدمت پر وہ لوگ مامور ہوں یا نہ ہوں لیکن برتر و اعلیٰ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ انکے علاوہ باقی عام لوگ ان کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ شاید کسی زمانے میں نسلی امتیاز کی بنیادی وجہ بھی یہی تھی۔ اور ذات پات کی تقسیم بھی۔ بہر حال جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے۔ اس کے تحت الشعور میں یہ بات کارفرما ہوتی ہے کہ اس سے کمتر لوگ اسکی خدمت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ جن کو کمتر کہا یا سمجھا جاتا ہے ان کو ڈر لگتا ہے کہ نہ جانے ان کے ساتھ کیا سلوک ہو۔

اس کا ایک حل تو لوگ یہ نکالتے ہیں کہ بڑوں سے دوستی کی جائے، اِدھر اُدھر دیکھ کر بھی وہ یہی سمجھتے ہیں کہ جو بڑوں کے دوست ہیں وہ آرام میں ہیں۔ انہیں کوئی تنگ نہیں کرتا۔ ان پر کوئی ظلم نہیں کرتا۔ انہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہ حل مکمل حل نہیں ہے۔ کیونکہ جس کے سایہ تلے کوئی آتا ہے اس سے بھی اعلیٰ و برتر لوگ موجود ہیں۔ اس تسلسل کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ بڑوں سے بڑے بھی موجود ہیں اور پھر ان سے بڑے بھی موجود ہیں۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ مکمل حل نہیں ہے۔

مکمل حل یہ ہے کہ اس کے سایہ تلے آیا جائے جس سے بڑا کوئی نہیں۔ جو سب سے بڑا ہے۔ سب سے اعلیٰ و برتر ہے۔ سب سے زیادہ مقتدر ہے بلکہ اس کے اقتدار اور دوسروں کے اقتدار میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ سب اس کے نیچے ہیں۔ وہ سب پر حاوی ہے۔ اور جو چاہے کرتا ہے۔ اور جب چاہے کرتا ہے۔ وہ ہے خدا تعالیٰ۔ اگر کوئی شخص حقیقی طور پہ خدا تعالیٰ کے سایہ میں آجائے اس سے تعلق مضبوط کر لے تو دنیا کا کوئی شخص۔ چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اگر اس پر ہاتھ اٹھائے تو اس کا ہاتھ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر وہ اس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے تو وہ آنکھ پھوڑ دی جاتی ہے۔ پس ہمارا تعلق خدا تعالیٰ سے مضبوط ہونا چاہیئے۔ ہمارے سروں پر اس کا سایہ ہونا چاہیئے۔ یہ ہماری حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

میانِ بیم و رجا کھڑا ہوں
عجیب اُلجھن میں مبتلا ہوں

مَیں حُسنِ تقویم تھا اگر تو
فلک سے کیوں ٹوٹ کر گرا ہوں

جسے کبھی کوئی سُن نہ پائے
میانِ صحرا کوئی صدا ہوں

وہ جو مسافر تھا کہکشاں کا
اُسی کی مَیں بھی تو خاکِ پا ہوں

غلط ہے مجھ کو وہ بھول جائیں
کہ مدّتوں آشنا رہا ہوں

طویل قصّے شکائتوں کے
کہے چلیں آپ، سُن رہا ہوں

مَیں آیا ناہیدؔ اُن کے دَر پر
صَدا لگا دی ہے، جا رہا ہوں

عبدالمنان ناہیدؔ

وقف کی قربانی کو خوبصورت بنائیں

”خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔ قربانیاں اور تحفے دراصل ایک ہی ذیل میں آتے ہیں۔ آپ بازار سے شاپنگ کرتے ہیں۔ عام چیز جو گھر کے لئے لیتے ہیں اسے باقاعدہ خوبصورت کاغذوں میں لپیٹ کر اس کے گرد لپیٹے جانے والے فیتوں سے سجا کر آپ کو پیش نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے تحفہ لینا ہے تو پھر دکاندار بڑے اہتمام سے اس کو سجا کر پیش کرتا ہے۔ پس قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ تو مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔“

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ ۔ فروری ۱۹۸۹ء)

ہاتھ پکڑا ہے تو اب ہاتھ کو پکڑے رکھنا
دوستی کی ہے تو اب اس کو نبھاؤ ہر حال
ہمسفر وہ ہے ملاتا ہے قدم سے جو قدم
ہمنوا وہ ہے کہ جو رکھتا نہیں دل میں ملال

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

"اپنے نفوس کا محاسبہ کرتے رہیں اور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مالی نظام کو ہر پہلو سے پاک اور صاف رکھے اور ہمارے نفس کی طونیوں سے اس کو بچائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ اس معاملہ میں تقویٰ شعاری اختیار کرے اور غیر اللہ کا خوف نہ کھائے۔ شرک نہ کرے اور اس بات پر قائم ہو جائے کہ خدا کی راہ میں میں جو بھی دوں گا۔ سچائی کے ساتھ دوں گا۔ تو آج شرح بڑھائے بغیر بھی ہمارا چندہ دوگنا بھی ہو سکتا ہے۔"

"جماعت کا ایک طبقہ جو میرے ذہن میں ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا وہ تو ان بزرگوں کی اولادیں ہیں جن کی نیکیوں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں بہت وسعت دی اور ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو پاکستان میں بہت ہی مشکل سے زندگی بسر کر رہا تھا یا نسبتاً آسانی کی زندگی بھی بسر کر رہا تھا اُسے باہر جانے کی توفیق ملی اور وہ ایسے ممالک میں چلے گئے جہاں روپے کی ریل پیل ہے اور خدا تعالیٰ نے ان کو اتنا دیا اتنا دیا کہ کوئی نسبت ہی نہیں رہی اس مال سے جو وہ یہاں کمایا کرتے تھے اور بعض دفعہ زیادہ عطا بھی ایک کنجوسی کا موجب بن جاتی ہے۔ روپیہ زیادہ ہو جائے تو انسان یہ نہیں سوچتا کہ میں شرح کے مطابق دوں گا تو تب بھی غریب کے برابر نہیں پہنچوں گا۔ کوئی یہ سوچتا ہے کہ یہ تو ایک لاکھ بن جائے گا۔ یہ تو دس لاکھ بن جائے گا۔ جس کو خدا سال میں ایک کروڑ عطا فرما رہا ہے اس کے لئے اندازہ کریں کہ دس لاکھ کا جو تصور ہے وہ اس کے لئے کتنا بھیانک ہے کہ میں اکیلا دس لاکھ روپے سالانہ دوں یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے چلو دس ہزار بھی دوں تو بڑی چیز ہے۔ آخر جماعت کے کام نکل رہے ہیں۔ میرے دس ہزار سے بھی جماعت کو فائدہ ہی پہنچے گا نا۔ تو جس طرح صدقہ دیا جاتا ہے خیرات دی جاتی ہے اسی طرح وہ اللہ کو وہ چندہ واپس کر رہے ہوتے ہیں۔ کتنی خطرناک بات ہے۔ کتنے دکھ کا مقام ہے۔ ان کو تو چاہیئے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں سے قربانی کے معیار کو زیادہ بلند کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہ غریب جو تین سو روپے کما رہا ہے اور وصی ہے اور وہ تیس روپے سلسلہ کی خدمت میں اللہ کے نام پر پیش کر دیتا ہے اس کے دو سو تو بھی اس کے لئے نہیں رہتے۔ ایسی قربانی پیش کرنے والا دوسرے چندوں میں بھی ہمیشہ پیش پیش ہوتا ہے۔ وہ پھر جاتا ہے تحریک جدید کا حساب دیکھتا ہے کہتا ہے اس میں بھی میں آگے بڑھ جاؤں ..... پھر وہاں بھی ادا کرتا ہے پھر وہ وقف جدید کا حساب بھی دیکھتا ہے۔ پھر وہ صدقات کی مدیں بھی دیکھتا ہے کہ وہاں بھی مجھے موقع مل جائے۔ بہت تھوڑا اس کے پاس بچتا ہے اتنا تھوڑا کہ جو زندگی کی قوت کو برقرار رکھنے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا۔ کہاں اس غریب کی قربانی اور کہاں اس امیر کی قربانی جو ایک کروڑ میں سے دس لاکھ دے رہا ہے۔ اس کے پاس اپنی ضرورت میں سے بہت زیادہ رقم یعنی نوے لاکھ روپے بچی ہوئی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ روپیہ خود اپنی ذات میں حرص کا موجب بن جاتا ہے۔ بہت کم ہیں جو اس بخل سے بچائے جاتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں صاف اور سیدھا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس معاملہ میں انسان اپنے نفس پر رحم نہ کرے۔"

"یہ ہے نقشہ (صاحب ایمان) کی زندگی کا کہ غیروں کے لئے رحم اور اپنے نفس پر ظلم اور ایسا ظلم کہ وہ کبھی بھی نفس کو باغی نہ ہونے دے پس ایسے لوگوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ بھی اپنی فکر کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پھر ان برکتوں کو چھین لیا کرتا ہے وہ اس معاملہ میں انصاف کا سلوک کرتا ہے ایسے لوگوں کی اولادیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ وہ دکھوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اور ان کے لئے بہت ہی خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو ان خطرات سے محفوظ رکھے۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں: ......

"اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کریگا (یہ دیکھیں کیسی زبردست ضمانت دی جا رہی ہے مال خرچ کرنے والے کو) میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسے کے برابر نہیں ہوتا۔"

پھر حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں:-

"تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے"

(الحکم ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۳ء)

پھر فرماتے ہیں اور کیا خوب فرمایا ہے کہ روح وجد کرتی ہے اس کلام پر جو (حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا کلام ہے۔ پس (حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے کلام کو میں اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ میری زبان میں کہاں وہ برکت جو (آپ) کے کلام میں برکت ہے۔ اسی کی زبان میں میں آپ سے کہتا ہوں..... خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اللہ کی نظر میں ہم اس جماعت میں شامل ہوں جس کو (حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے پیوند ہے۔"

(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۸۲ء صفحہ ۵-۶)

کچھ چھوٹی چھوٹی باتیں

ربوہ کے ایک تعلیمی ادارہ کے نوٹس بورڈ سے

۱۔ ایمان کے بعد صحت سب سے بڑی دولت ہے۔ صحت کے سادہ اور ارزاں اصولوں کی پابندی کریں۔

۲۔ روزانہ کم از کم تین بار مسواک یا برش سے دانت صاف کریں۔

۳۔ کھانا بھوک سے کھائیں اور بھوک رکھ کر کھانا چھوڑیں۔

۴۔ ہر لقمہ اچھی طرح چبا کر کھائیں

۵۔ تمباکو نوشی اور پان سے کلیتہً پرہیز کریں۔

۶۔ نمک مرچ۔ کھٹاس اور مٹھاس کا استعمال اعتدال سے کریں۔

۷۔ آپ کے ادارہ میں پی ٹی کے علاوہ روزانہ والی بال۔ نیٹ بال۔ بیڈ منٹن۔ رنگ اور ٹیبل ٹینس کھیلنے کا انتظام ہے۔ باسکٹ بال اور سکواش کے لئے انتظام کی کوشش ہے۔ روزانہ کسی کھیل میں حصہ لینا آپ کے لئے لازمی ہے۔

۸۔ روزانہ باقاعدہ نہانے کی عادت اختیار کریں۔

۹۔ زندگی میں حقیقی مشکلات اور تفکرات بھی ہوتے ہیں جن کا مقابلہ صبر و دعا و تدبیر کے ساتھ ضروری ہے مگر بے شمار تفکرات صرف فرضی اور غیر حقیقی ہوتے ہیں جو صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں ان سے بچنے کی کوشش کریں۔

۱۰۔ صاف اور سادہ لباس کی عادت ڈالیں۔

۱۱۔ چائے اور کافی کبھی کبھی پی لینے میں کوئی حرج نہیں مگر ان دونوں کی عادت صحت کے لئے سخت مضر ہے اگر یہ عادت ساتھ لے کر آئے ہیں تو اس کو مجاہدہ کر کے توڑنے کی کوشش کریں۔

۱۲۔ ربوہ میں سردی اور گرمی دونوں کی شدت ہوتی ہے۔ سردی میں بعض طلبہ گرم لباس میں ملبوس ہوتے ہیں۔ مگر ننگے سر ٹھنڈی تخ بستہ ہواؤں میں پھرتے ہیں جس سے سر درد اور زکام کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ گرمی میں سر اور گردن کو نہیں ڈھانکتے جس سے سن سٹروک کا ڈر ہوتا ہے۔

۱۳۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد اچھی طرح ہاتھ دھوئیں اور کلی کریں۔

۱۴۔ آپ کے ہوسٹل اور بیت الذکر کے درمیان سینکڑوں قسم کے رنگ برنگ گلاب اور دوسرے پھولوں کے پودے ہیں۔ صبح کے وقت وہاں سے جاتے ہوئے لمبے لمبے سانس لیں۔

۱۵۔ آپ کی ٹک شاپ کا کارکن آپ کو صاف ستھری چیز صاف ستھرے برتنوں میں دینے کا پابند ہے۔ گندی چیز یا گندے برتن یا مکھی کی موجودگی کی فوری رپورٹ انتظامیہ کو کریں۔

۱۶۔ بے کار اور بے ضرورت جاگنا صحت کے لئے مضر ہے۔ عشاء کے بعد

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون۔ سین

نجیب اللہ کا انجام؟

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں سابق کمیونسٹ صدر افغانستان نجیب اللہ اس وقت سے جبکہ اس کا تختہ الٹا گیا تھا اقوام متحدہ کے دفاتر میں پناہ گزین تھا۔ اور اب چونکہ اقوام متحدہ کا آخری افسر بھی کابل سے چلا گیا ہے تو کابل کی مجاہدین حکومت نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ نجیب اللہ کو اس کے حوالے کر دے۔ حکومت نے اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ جب تک حالات نارمل نہیں ہو جاتے وہ نجیب اللہ کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس رکھیں گے۔ اور اس کے بعد عالمی قوانین کے مطابق اس سے معاملہ کیا جائے گا۔ یہ بات اس خط میں کہی گئی ہے جو کابل کی حکومت نے اقوام متحدہ کے افسروں کو گذشتہ اتوار کے روز دیا تھا۔ لیکن جب یہ خط پہنچایا گیا اس وقت اقوام متحدہ کے آخری تین افسر بھی کابل چھوڑ کر جا چکے تھے اب وہاں صرف اقوام متحدہ کا مقامی عملہ موجود ہے۔

سابق صدر نجیب اللہ اپنے عہدے سے ہٹائے جانے کے بعد اقوام متحدہ کے دفاتر میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اگرچہ گذشتہ دنوں یہ افواہ بھی بڑے زور سے گردش کر رہی تھی کہ نجیب اللہ کابل سے فرار ہو گئے ہیں اور انہوں نے مزار شریف میں پناہ لے لی ہے یا ملک سے باہر چلے گئے ہیں نجیب اللہ کی عمر اس وقت ۴۵ سال ہے اور وہ ۱۹۸۶ء میں برسر اقتدار آئے تھے۔ ۱۶ اپریل کو انہوں نے اقوام متحدہ کے احاطے میں پناہ لی تھی۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب افواج نے انہیں اس بات کی اجازت نہ دی تھی کہ وہ ہوائی جہاز کے ذریعے ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں۔ نجیب اللہ ۲۳ سال تک سوویت کی قائم کردہ کابل حکومت میں سیکیورٹی پولیس کے افسر تھے اور ان سے لوگ بجا طور پر خائف تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اب وہ اپنے ایک بھائی اور ایک معتمد محافظ کے ساتھ تقریباً قیدی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ ایک سفارت کار نے کہا ہے کہ نجیب اللہ کے ساتھ کچھ بھی معاملہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں موقعہ دیا جائے کہ وہ اپنے خلاف الزامات کو غلط ثابت کر سکیں۔ وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ افغان لوگ یہ چاہیں گے کہ نجیب اللہ پر مقدمہ چلایا جائے اور مقدمہ چلانے کا جو بھی نتیجہ ہو اس پر پوری طرح عمل درآمد کیا جائے۔ اگرچہ بیشتر لوگوں کا خیال ہے کہ مقدمہ چلایا جائے یا نہ چلایا جائے انہیں ہر اس بات پر سزا ملنی چاہیئے جو انہوں نے افغانیوں کے خلاف کی تھی۔

فلپائن میں مذہبی منافرت

گذشتہ روز فلپائن کی پولیس نے بتایا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی مناقشات میں ایک کیتھولک گرجا پر بم گرا جس کے نتیجہ میں چار افراد ہلاک ہو گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بم مذہبی مناقشات ہی کا ایک شاخسانہ تھا۔ اگرچہ ان افراد کے متعلق ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کون تھے۔ لیکن پولیس نے کہا ہے کہ مسلمان بنیاد پرست جو عیسائیوں کی بھرپور مخالفت کر رہے ہیں ہی نے ورجن (کنواری) میری پر یہ بم پھینکا لگتا ہے۔ اس میں مرنے والوں میں ایک دس سالہ بچہ بھی شامل ہے اور چھتیس دیگر افراد کو زخم آئے ہیں۔ یہ تمام لوگ گرجا میں عبادت کر رہے تھے۔ ہو سکتا ہے بم کسی اور نے گرایا ہو لیکن چونکہ عام طور پر عیسائیوں اور مسلمانوں کے آپس میں جھگڑے رہتے ہیں۔ اس لئے عیسائیوں کو نقصان پہنچے تو مسلمانوں ہی کے متعلق شک و شبہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔ غالباً یہ بھی ہو گا کہ اگر مسلمانوں کو نقصان پہنچے تو اس کے ذمہ دار عیسائیوں ہی کو قرار دیا جاتا ہو گا۔ فلپائن میں ایک لمبے عرصے سے مسلمانوں کو بعض علاقوں میں یہ شکایت ہے کہ ان کے ساتھ حکومت انصاف نہیں کرتی اور ان کے حقوق غصب کئے جا رہے ہیں ایک دو دفعہ تو حکومت کے خلاف بعض علاقوں میں بغاوت کے اقدام بھی ہو چکے ہیں۔

ابراہیم بابن گیڈا کی خدمات

لیبیا کے لیڈر کرنل محمد قذافی نے نائیجریا کے صدر ابراہیم بابن گیڈا سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسے اقدام شروع کریں جن سے اقوام متحدہ کی پابندیاں ختم ہو جائیں۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں یہ پابندیاں اس غرض سے لگائی گئی ہیں کہ لیبیا اپنے دو باشندے جن پر ایک جہاز کی تباہی کا الزام ہے امریکہ برطانیہ اور فرانس کے سپرد کر دے۔ کرنل قذافی نے اب تک ایسے تمام مطالبات کو مسترد کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دو افراد پر مقدمہ تو چلایا جا سکتا ہے لیکن یا تو لیبیا میں مقدمہ چلنا چاہیئے یا کسی غیر وابستہ ملک میں اور اگر برطانیہ امریکہ اور فرانس چاہیں تو ان مقدمات کی سماعت میں شامل ہو سکتے ہیں اب کرنل معمر قذافی نے بابن گیڈا کو ایک خط میں کہا ہے کہ وہ اس معاملے میں دخل اندازی کریں اور لیبیا کے ساتھ بھائی چارے کا ثبوت دیں۔ لیبیا نے یہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ وہ اقوام متحدہ کی قرارداد پر عمل کر رہا ہے لیکن وہ یہ بات کھل کر کہہ دینا چاہتا ہے کہ اس سے ملک کو جو نقصان ہو رہا ہے اور جس تکلیف میں سے اس کے باشندے گزر رہے ہیں اسے زیادہ دیر برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ بہت سے لیبین اس لئے ہلاک ہو گئے ہیں کہ وہ علاج کے لئے اپنے ملک سے باہر نہیں جا سکے۔ اس کے علاوہ لیبیا کی اقتصادیات پر بھی بہت برا اثر پڑا ہے۔

نازی نواز

بتایا گیا ہے کہ امریکہ کا ایک مارشل ایک نازی نواز کی نگرانی کرتا ہوا مارا گیا ہے۔ اس مارشل کا نام ولیم ڈیگائی اس کی عمر ۴۲ سال ہے اس کے ساتھ پانچ اس کے ڈپٹی تھے جو اس نازی کی ایک قلعہ جیسی جگہ پر ۱۸ ماہ سے نگرانی کر رہے تھے۔ اس مارشل کے پانچ ساتھی اس عمارت کے باہر ابھی تک مشکل میں ہیں یہ عمارت اڈا ہو (IDABO) کے شمال میں ہے اور ریڈیو رپورٹوں کے مطابق اب اس عمارت پر بھرپور حملہ کرنے کا خیال ہے۔ اس عمارت کا مالک رینڈی ویور ہے۔ جس کی عمر ۴۴ سال ہے اور فروری ۱۹۹۱ء سے اس کا پولیس سے جھگڑا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب اس نے ایک خاص رقم ادا کرنے سے انکار کیا تھا۔ یہ رقم اسے اس لئے دینی تھی کہ وہ اسلحہ کے سلسلہ میں غیر قانونی کارروائی کرتا تھا۔ اس رقم کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس پر جرمانے کے طور پر ڈالی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ویور کا تعلق آریان قوم سے ہے جو نازیوں کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے لوگ ہیں۔ اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ اینگلو سیکسن نسل سب سے بہتر ہے۔

شاہ حسین کی علالت

شاہ حسین کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ ایک غیر معروف شخص کے نام پر امریکہ میں کینسر کا علاج کروا رہے ہیں۔ ان کے مثانے اور گردے میں تکلیف تھی اور اسی طرح پیشاب کی نالی میں بھی۔ اب ان کا آپریشن ہو چکا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس آپریشن کے بعد انہیں کسی مزید علاج کی ضرورت نہیں۔ آپریشن کے متعلق یہ بیان جاری کیا گیا ہے۔ کہ یہ مکمل طور پر کامیاب رہا ہے اور یہ بھی مستقل علاج یعنی اس کے بعد انہیں اس تکلیف کے دوبارہ لاحق ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے یہ بیان اردن کی رائل کورٹ کے ڈاکٹر سمیر فراج کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

سکاؤٹ جمبوری

وسیم سجاد چیئرمین سینیٹ نے کہا ہے کہ اچھے طلباء ہی اچھے سکاؤٹ بن سکتے ہیں اس لئے طلباء کو اچھے سکاؤٹ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اساتذہ اور ان کے نگران ان کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیں۔ مسٹر وسیم سجاد اسلامی سکاؤٹ کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ چوتھی کانفرنس کی اختتامی تقریب تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ سکاؤٹنگ کو تعلیم میں حارج نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کے ذریعے طلباء میں اچھی عادات پیدا ہونی چاہئیں اور ان عادات کا ایک نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ وہ بہتر سے بہتر طالب علم بن سکیں انہوں نے کہا کہ اس قسم کی جمبوریاں طلباء کو وسیع پیمانے پر آپس میں ملنے کا موقعہ فراہم کرتی ہیں۔ اور اس طرح ان کے بھائی چارے کو مضبوط بناتے ہوئے انہیں دلی سکون اور امن عطا کرتی ہیں۔ مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ سکاؤٹنگ سے دوستی بڑھتی ہے اور

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق

ایک طبی تفصیل

جس سے امید ہے قارئین فائدہ اٹھائیں گے (ادارہ)

بات اس طرح ہے کہ میری بائیں آنکھ کی نظر کافی دیر سے کم ہو رہی تھی گذشتہ سال بھی میں نے گنگارام ہسپتال سے معائنہ کروایا تو انہوں نے کہا کہ موتیا اتر رہا ہے دوا تجویز کر دی کہ فی الحال ڈالتے رہیں۔ موتیا مکمل اترنے پر آپریشن کر دیں گے۔ میں دوا ڈالتا رہا تاہم نظر کلّی طور پر بند نہ ہوئی۔ نظر میں کچھ کمی ضرور محسوس ہوئی تو جون میں میں پھر گنگارام ہسپتال آنکھ دکھانے اور مشورہ لینے چلا گیا۔ سینئر رجسٹرار آئی وارڈ نے خود دیکھا اور بتایا کہ آنکھ کی VEINS خشک ہو چکی ہیں اس لئے آنکھ اب نہیں بن سکتی اس کو ضائع سمجھیں۔ اگرچہ مجھے بینائی کم ہونے کے علاوہ کوئی تکلیف محسوس نہ ہوتی تھی تاہم میں یہ سن کر کہ آنکھ بن نہیں سکتی بلکہ ضائع ہو گئی ہے پریشان ہو گیا جس پر میں ڈاکٹر چوہدری لطیف آئی سپیشلسٹ لاہور کے پاس گیا جن کا کلینک فیروز پور روڈ پر قذافی سٹیڈیم کے سامنے ہے۔ انہوں نے معائنہ کیا تو فوراً دوسرے ماتحت ڈاکٹروں کو بلایا اور کہا کہ ان کو گنگارام ہسپتال کے ڈاکٹر نے غلط بتایا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ میری نظر کم ہو رہی ہے میں تو کچھ اور ہی دیکھ رہا ہوں جس کا ان کو کچھ علم نہیں ہے۔ پھر مجھے فوراً SKULL ایکسرے کروا کر لانے کا مشورہ دیا۔ دوسرے ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ ایسی بات ہم عام لوگوں کو نہیں بتاتے مگر چونکہ آپ پڑھے لکھے ہیں آپ کو بتا دیتے ہیں کہ ڈاکٹر لطیف چوہدری صاحب کو شک ہے کہ آپ کے دماغ میں رسولی ہے جو بینائی کو روک رہی ہے اور یہ خطرناک ہو سکتی ہے جس کا آپ کو وہم تک نہیں۔ خدا کرے ایسا نہ ہو۔ آپ بہرحال فوری طور پر SKULL کا ایکسرے کروا کر لائیں۔ انہوں نے ایک خاص ادارے کے پاس مجھے بھجوایا جو اس قسم کے ایکسرے کرنے میں ماہر تھے۔ چنانچہ ایکسرے کر کے انہوں نے رپورٹ کر دی کہ "ENLARGED - SELLA WITH ERROSION OF THE FLOOR AND DORSUM" چوہدری لطیف صاحب نے رپورٹ دیکھ کر نیورو سرجن کو REFER کر دیا۔ جس پر میں چوہدری بشیر صاحب نیورو سرجن کے پاس گیا انہوں نے فوری طور پر دماغ کا C.T.SCAN کروانے کے لئے جنرل ہسپتال بھجوا دیا۔ جنرل ہسپتال والوں نے رپورٹ کر دی کہ دماغ کے اندر PITUITORY TUMOUR ہے جو کافی بڑھ چکا ہے اور C.T.SCAN (ایکسرے) میں نشاندہی تھی کہ کس حصہ میں ہے یہ TUMOUR دماغ کے بالکل درمیان میں تھا۔ چونکہ جنرل ہسپتال لاہور میں C.T.SCAN کے لئے رش ہوتا ہے اس لئے ایک ہفتہ کے بعد باری آئی تھی۔ اتنی دیر میں چوہدری بشیر نیورو سرجن گرمیوں کی چھٹیوں میں بیرون ملک چلے گئے۔ تاہم مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ دماغ کا معاملہ ہے اس لئے آپریشن لندن سے کروایا جائے۔ اس وقت تک سوائے بینائی کم ہونے کے مجھے کوئی احساس نہ تھا کہ مجھے کوئی تکلیف ہے یا اس کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں۔ میں اپنے کام میں مصروف رہا۔ تاہم میرے بیٹے منور احمد صادق نے لندن سے زور دیا کہ دیر نہ کریں اور کراچی میری مرحومہ بہن کے لڑکے سلیمان احمد طاہر کو معاملہ کی اہمیت بتا کر زور دیا کہ وہ مجھے لندن بھجوائیں جس پر وہ ازراہ ہمدردی کراچی سے لاہور پہنچ گئے۔ میرے ہمراہ ویزا لینے اسلام آباد گئے اور ٹکٹ کا بندوبست ساتھ ہو کر کیا۔ چنانچہ ۷۔ جولائی کو میں اسلام آباد سے لندن پہنچ گیا۔ یہاں آ کر نیورو سرجن ڈاکٹر ہنری مارش ATKINSON MORLEY ہسپتال دکھایا انہوں نے فوری آپریشن کا مشورہ دیا۔ اتنی دیر میں ڈاکٹر داؤد صاحب جو یہاں مخلص احمدی ہیں نے خون لے کر TEST کے لئے بھجوایا۔ اس کا RESULT آنے میں کافی دن لگ گئے۔ ڈاکٹر مارش نے خرچہ ۴۰۰۰ پونڈ بتایا۔ جو میرے پاس نہ تھے جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ لیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر پاکستان میں پچاس ہزار خرچہ آئے اور یہاں دو لاکھ تو دماغ کا آپریشن ادھر سے کروانا چاہیئے اور دوسرے فرمایا کہ اگر آپ رقم پاکستان میں جماعت کو دے دیں تو میں ادھر آپ کو پونڈ جماعت سے دلوا دوں گا۔ چنانچہ ایسا انتظام کیا گیا۔ ابھی دو ہفتے مجھے آئے ہوئے شاید ہوئے ہوں گے کہ میری حالت غیر ہونی شروع ہو گئی۔ ایک قدم چلنا مشکل ہو گیا۔ قدم ڈگمگانے لگے سانس پھولنے لگا دل کی دھڑکن تیز اور سخت گھبراہٹ اس کے علاوہ سر میں ایسی ٹیسیں شروع ہو گئیں کہ میں نے سمجھا آپریشن سے پہلے ہی ختم ہو جاؤں گا۔ ڈاکٹر داؤد نے PAIN KILLER گولیاں دیں اور فون پر ہسپتال سے خون کا رزلٹ لیا۔ اگرچہ ان کا ذاتی خیال تھا کہ خون کے رزلٹ کے مطابق شاید آپریشن نہ کروانا پڑے اور دوائیوں سے ہی TUMOUR ختم کیا جا سکے۔ مگر جب بعد میں انہوں نے ڈاکٹر مارش سے بات کی تو انہوں نے اس بات سے اتفاق نہ کیا بلکہ اسی وقت فون پر کہا کہ اگلے روز یعنی ۲۶۔ جولائی کو داخل ہوں ۲۷۔ کو آپریشن ہو گا۔ چنانچہ ۲۶۔ کو داخل ہوا اور ۲۷۔ کو آپریشن کر دیا گیا۔ ۱۲۔ بجے دن کے قریب آپریشن شروع ہوا۔ جو ایک گھنٹہ جاری رہا۔ مجھے آپریشن کے ½ گھنٹہ بعد بے ہوشی سے ہوش آئی تو آپریشن ہو چکا تھا۔ منہ اور گلا خشک تھا میں نے پانی مانگا ڈاکٹر سے پوچھ کر ایک گھونٹ پانی دیا گیا۔ اس وقت میں INTENSIVE CARE یونٹ میں تھا جہاں پاؤں کی طرف بیٹھی ایک نرس نبض۔ دل کی حرکت بلڈ پریشر وغیرہ ساتھ ساتھ نوٹ کر رہی ہے جو خود کار آلے خود بخود ہی بتا رہے تھے۔ مذکورہ ہسپتال ایسے آپریشن کے لئے مخصوص و مشہور ہے۔ یہاں بستر کا روزانہ خرچ ۲۵۰۔ پونڈ۔ INTENSIVE CARE UNIT کا روزانہ ۶۵۰۔ پونڈ۔ ڈاکٹروں اور معائنوں کی فیس علیحدہ۔ ۲۹۔ جولائی کو -/۴۲۲۵ پونڈ کا بل دیا گیا اور اگلے دن ۳۰۔ تاریخ کو مجھے فارغ کر دیا گیا۔

پاکستان سے آپریشن کروانا تو شاید کھوپڑی اتارتے اور ان کے پاس ایسا سامان نہ ہوتا جو یہاں ہے سرجری میں بہت آگے ہیں۔ ناک کے ذریعہ تمام مشینری اندر لے گئے۔ جس حصہ میں دماغ ہوتا ہے اس ہڈی کو توڑ کر اندر جانے کے لئے سوراخ کیا۔ پھر دماغ کی جھلی کو ہٹا کر دماغ جو اس قدر نازک ہوتا ہے کے نیچوں بیچ جا کر TUMOUR کو کھرچتے اور کاٹتے رہے۔ یہ آپریشن ڈاکٹر داؤد بھی دیکھتے رہے کیمروں کے ذریعہ اور ویسے بھی ساتھ ہی T.V پڑے ہوتے ہیں جن پر تصویر آ رہی ہوتی ہے کہ کیا اور کہاں آپریشن ہو رہا ہے۔ MICRO WAVE اور ایسے آلات ہوتے ہیں کہ باریک سے باریک ذرہ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر داؤد نے بتایا کہ دماغ کی ہڈی جو بڑی سخت ہوتی ہے کو ہتھوڑے سے توڑا۔ مگر حیرانی ہے کہ وہ کیسا ہتھوڑا ہو گا جو باقی مشینری کے ساتھ ہی ناک کے ذریعہ اندر لے گئے ہوئے تھے۔ تاہم اس TUMOUR کو نہیں چھیڑا جو بالکل دماغ کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ کیونکہ اس کو کریدنے سے دماغ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ کہتے ہیں اب وہ والا حصہ RADIO THEROPY کے ذریعہ ضائع کروانا ہو گا۔ اگر ہسپتال میں یہاں داخل ہو کر کروائیں تو خرچہ ۵۰۰۰ پونڈ اگر روزانہ جا کر کروائیں تو خرچہ ۶۰۰۰ پونڈ۔ اب اتنا خرچہ میرے پاس نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمت دی تو پاکستان آ کر کروانے کی کوشش کروں گا۔ RADIO THEROPY چھ ماہ کے اندر ہونی چاہیئے ورنہ پھر TUMOUR بڑھنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر سرجن نے مشورہ دیا ہے کہ خاص ڈاکٹر سے مل کر خون TEST کروائیں بقیہ TUMOUR خون میں ایسے اثرات پیدا کر سکتا ہے جو خطرناک ہو سکتے ہیں۔ اگر ایسے اثرات کا پتہ چلے تو دوا کھانی ہو گی۔ یہ تمام باتیں لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ نظر کم ہونی شروع ہو تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیئے۔ TUMOUR کا پتہ یا ایکسرے سے چلتا ہے یا پھر حالت خطرناک ہونے پر جو جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔ میں اٹھ کر چلتا پھرتا رہا شاید بالکل آرام کرنا چاہیئے تھا۔ کل سے سردی لگ رہی ہے۔ دماغ پر اثر ہے۔ گھبراہٹ ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہیں پہلے کافی آرام تھا۔ اب بستر پر ہی لیٹا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مجھے شفائے کامل بخش دے۔ آپ بھی دعا فرمائیں اور احباب سے بھی دعا کی درخواست کر دیں۔ شکریہ

اللہ تعالیٰ آپ کا بھی حافظ و ناصر ہو اس عمر میں آپ ایک طرف مقدموں میں پیش ہوتے ہیں دوسری طرف الفضل کا اتنا کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت دے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ اب اجازت دیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:۔

"احباب کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف اخلاق پیدا کریں بلکہ اخلاق کو مکارم تک پہنچائیں اور مکارم سے آگے بڑھا کر مکارم اخلاق کو بھی زینت بخشیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں:

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔

سیفی صاحب۔ میں اکثر آپ کو خط لکھنے کا سوچتی ہوں مگر لکھ نہیں پاتی۔ کبھی لکھ لیتی ہوں اور اسے پوسٹ نہیں کر سکتی لیکن جب خدا سے توفیق پاتی ہوں تو پھر فوراً ہی خط لکھ دیتی ہوں۔ ویسے تو بہت سے خط لکھے۔ مگر آپ تک پہنچنے والا یہ دوسرا خط ہوگا۔ ۱۱۔ اگست کے الفضل میں "ایک چھوٹی سی بات"، جب میرے نام سے چھپی تو بہت اچھا لگا۔ میں لکھنے والوں میں سے تو نہیں ہوں۔ مگر پھر بھی خدا کی توفیق سے لکھ لیا اور آپ نے اسے شائع کروا کے نہ صرف شکریہ کا موقع دیا بلکہ میری آئندہ کے لیے حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے زورِ قلم میں اضافہ فرمائے اور آپ کو صحت و تندرستی والی بابرکت عمر خضر عطا فرمائے تا ہم آپ کے ہاتھوں الفضل کی شیرینی کا پھل کھاتے رہیں اور لطف اندوز ہوتے رہیں۔ آپ کی کامیاب صحافت پر آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔ اب اور کچھ اس بارے میں لکھا تو خط لمبا ہو جائے گا۔ اس وجہ سے کچھ مختصر اور ضروری باتیں لکھنا چاہوں گی۔ پچھلے کچھ عرصہ سے الفضل میں الفاظ کی درستی کے بارے میں پڑھنے کو ملتا ہے۔ اس طرح "ایک وضاحت" کے عنوان سے جو سلسلہ بحث چل نکلا اس نے بہت ہی محظوظ کیا۔ اور پڑھ کر لطف آیا مگر ہر وضاحت میں کچھ نہ کچھ کمی محسوس ہوتی۔ محمد شریف خالد صاحب کا جب مضمون پڑھا تو سوچا کہ اس بارے میں لکھوں مگر خود کو اس قابل نہ سمجھتے ہوئے یہ خیال دل سے نکال دیا کہ یہ تو بڑوں کا کام ہے اور وہ ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔ پھر محمد اشرف کاہلوں صاحب اور پھر میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب کا مضمون پڑھا۔ کاہلوں صاحب کی یہ بات پسند آئی کہ الہامی زبان صرف "عربی مبین" ہے۔ باقی زبانوں میں تبدیلی کی یا ترقی کی گنجائش موجود ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے۔ لیکن انہوں نے جو یہ لکھا ہے کہ طوطا فارسی کا لفظ ہے تو ایسا نہیں ہے فیروز اللغات کے مطابق یہ اردو زبان کا لفظ ہے۔ شاید وہ طوطی کی وجہ سے اس کو فارسی لکھ گئے ہیں۔ حالانکہ طوطی جو ہے وہ توتی کا معرب ہے اور توتا اصل میں ہندی کا ہی لفظ ہے۔ جو کہ اردو میں ط سے بن گیا۔ اور کیسے بن گیا۔ اس بارے میں مجھے علم نہیں مگر لفظ "توتی" ت سے فارسی میں اسم ہے اور مذکر ہے۔ اور میجر صاحب کے مطابق طوطی عربی النسل ہے مگر مجھے تو ایسا حوالہ نہیں ملا۔ اگر یہ درست ہے تو بھی مان لیتے ہیں۔ کیونکہ اردو زبان کا مطلب ہی لشکری زبان ہے اور یہ مغلوں کے دور میں وجود میں آئی اور مغلوں کی افواج میں بہت سے علاقوں کے سپاہی تھے جس کی زبان سے یہ زبان بنی اور اس لئے بھی مان لیتے ہیں کہ عربی کے حروفِ تہجی میں ط موجود ہے لیکن لغت میں طوطی اردو سے منسوب کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے فلمی گیت کی مثال دی تو کسی دوسرے گیت میں طوطا کو ط سے ہی استعمال کیا گیا۔ اور ساتھ ہی اس کو کبوتر کی جگہ بطور پیغامبر استعمال کیا گیا حالانکہ چٹھی تو کبوتر ہی لاتا اور لے جاتا رہا ہے۔ رہی بات رشتہ ناتہ کی تو رشتہ فارسی کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے کاتا ہوا سوت یا قرابت داری اور رشتہ ناتہ کا مطلب ہے میل جول، تعلق قرابت داری۔ میجر صاحب نے فرمایا کہ ناطہ اور ناتہ کسی لغت میں نہیں آئے ناطہ تو مجھے بھی نہیں ملا ہاں مگر ناتہ مل گیا۔ میجر صاحب نے فیروز اللغات کی بات کی ہے تو ناتہ بھی یہیں سے ملا ہے۔ ناتا ہندی کا لفظ ہے۔ اسم ہے اور مذکر ہے۔ جس کا مطلب ہے تعلق، واسطہ، قرابت، رشتہ دار۔

ناتے داری: رشتہ داری: ناتے والے رشتہ دار۔ ناتھ سنسکرت سے ہے اسم ہے اور مذکر ہے۔

اس کے معنی مالک: خاوند کے ہیں۔ جبکہ (مونث) میں بیلوں کی ناک کی رسی کے ہیں

حقیقت یہ ہے۔ ہمارے ارد گرد کی ہر چیز بدل رہی ہے۔ قدیم زبانوں میں بھی تبدیلی آتی ہے اور اردو تو ابھی تدریجی مدارج سے گزر رہی ہے۔ اس میں بھی تبدیلیاں آئیں گی۔ اردو کے معنی اب کون نکالے۔ اگر عربی بولنے والے اللہ اکبر کو اللہ اچبر بول سکتے ہیں تو پھر طوطا کو توتا یا تتا کو طوطا پڑھنا صریحاً توہین نہیں ہے۔ اور رشتہ ناتا جو کہ صحیح لفظ ہے اور مترادف ہے اس کو رشتہ ناطہ پڑھا جا سکتا ہے۔ الفضل کی ہر چیز بہت اچھی لگتی ہے اور معلومات میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ دینی و دنیوی۔ دونوں علوم کو COVER کرتا ہے۔ جس طرح اردو شاعری میں آزاد نظم کا کوئی وجود نہ تھا مگر اب ہر شاعر آزاد نظم لکھتا ہے تو پھر زبان کی تبدیلیاں بھی قابل قبول ہو سکتی ہیں۔ سیفی صاحب۔ آپ نے اس بارے میں اپنی رائے کو کیوں محفوظ رکھا ہے؟ آپ بھی خدا کے فضل سے ادب کی دنیا میں مقام رکھتے ہیں مضمون لمبا ہو گیا ہے جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اس مضمون میں میری جو غلطیاں ہوں۔ مجھے اگر ان سے آگاہ کر سکیں تو یہ عنایت ضرور فرمائیں۔ جب الفضل نظر آتا ہے تو آپ کے لئے اور الفضل کے عملہ کے لئے دل سے بہت دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن طریق پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بہترین جزائے خیر دے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے دینی و دنیوی علوم وافر عطا فرمائے اور نیکوکار بنائے اور کامیابیوں سے نوازے۔ اپنے امتحان میں پاس ہونے کے لئے دعا کی درخواست ایک بار پھر کروں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی امان میں رکھے۔

ایک وضاحت

یکانگت کا لفظ دراصل دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔ یکان اور گت اور یکان کا لفظ مخفف ہے یگانہ کا۔ اس طرح یکانگت دراصل یگانہ گت ہے لیکن مخفف کہہ دینے کی وجہ سے اسے یگانگت کہا جاتا ہے۔ بعض دوست سمجھتے ہیں کہ یگانہ اور یگانگت مختلف المعانی الفاظ ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے جو لوگ زبان کی گہرائی میں جا کر اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ اگر سطحی طور پر دو لفظوں کے معنی مختلف بھی ہوں تو گہرائی میں جا کر ان کے معنے ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ لغت میں ان دونوں الفاظ کے جو معنے لکھے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

یگانگت: اپنائیت۔ قرابت۔ پاس کی رشتہ داری۔ انوکھاپن۔ ندرت۔ توحید۔ یکتائی۔ اتحاد۔ اتفاق۔

یگانہ: اپنا۔ سگا۔ قرابتی۔ رشتہ دار ایک خاندان کا۔ ایک گھرانے اور ایک کنبے کا۔ اکیلا۔ واحد۔ فرد۔ بے نظیر۔ بے مثل۔ لاثانی۔

پس معلوم ہوا کہ اگرچہ ظاہراً طور پر یگانہ اور یگانگت کے الفاظ ایک دوسرے سے مختلف المعانی لگتے ہیں لیکن گہرائی میں جا کر دونوں ہم معنی ہو جاتے ہیں۔ اور دونوں کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کر لینا غلط نہیں کہا جا سکتا بلکہ اسے اردو اور فارسی

باقی ص ۷ پر

وقف نو سکول ربوہ میں یوم آزادی پاکستان

وقف نو سکول، ربوہ، میں پاکستان کا یوم آزادی جوش و خروش سے منایا گیا۔ اساتذہ کرام اور طالبات نے مل کر پروگرام میں حصہ لیا۔ صبح ۸ بجے ریڈیو کے پروگرام کے مطابق ترانہ پاکستان میں شامل ہونے کے بعد درج ذیل پروگرام محترمہ پرنسپل صاحبہ کی صدارت میں شروع کیا گیا۔ عزیزہ ہاجرہ بتول بنت مکرم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب نے ایک نظم اپنی مترنم آواز میں پڑھی۔ اس کے بعد عزیزہ طیبہ کریم نے ترانہ سنایا۔ بچوں کے اس پروگرام کے بعد محترمہ رفعت اقبال صاحبہ نے "قائداعظم کا تصور پاکستان" اور خاکسار نے ارشادات قائداعظم پر روشنی ڈالی۔ محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ نے چند اشعار سنا کر محفل کی رونق دوبالا کی۔ آخر میں محترمہ پرنسپل صاحبہ رضیہ درد نے مختصر خطاب فرمایا جس میں آپ نے ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء یوم آزادی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ہم نے مسلسل جدوجہد اور بہت عظیم قربانیوں سے پیارا وطن پاکستان حاصل کیا۔ ہمیں اس سے محبت ہے۔ ہم آخر دم تک اس کی حفاظت اور ترقی کے لئے قربانیاں دیتے چلے جائیں گے۔ آج ہم بہت خوش ہیں اس لئے کہ ایک آزاد وطن میں سانس لے رہے ہیں دوسرے اس لئے کہ وقفِ نو سکول کے بچے اپنے سکول میں پہلا یوم آزادی منا رہے ہیں۔ ان کے معصوم چہرے اپنے سکول پر پاکستان کا جھنڈا لہراتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہیں۔ خدا کرے یہ پرچم اسی طرح بلند فضاؤں میں لہراتا رہے اس مختصر سے پروگرام کے بعد بچوں میں سوال و جواب کا پروگرام کروایا گیا جس میں پاکستان، قائداعظم، کے بارے میں سوالات کئے گئے۔ اس میں عزیز لقمان احمد شجاعت گروپ اول۔ طیبہ کریم آمنہ گروپ دوم اور رضوان احمد عائشہ گروپ سوم قرار پائے۔ آخر میں بچوں میں کھیلیں کروائی گئیں۔ جن میں رضوان احمد اول۔ لقمان احمد دوم۔ اور طیبہ کریم سوم رہیں۔ دعا کے بعد سب حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

مثبت اقدام

اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پریز نے گذشتہ منگل کے روز کہا کہ اگر شام اسرائیل کے ساتھ امن معاہدہ کرے تو وہ جولان پہاڑیوں کے مقبوضہ حصے کا ایک محدود علاقہ واپس کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ علاقہ اسرائیل نے شام کے ساتھ جھڑپوں کے نتیجہ میں لے لیا تھا اور ابھی تک اسی کے پاس ہے۔ اگرچہ اب جو محدود علاقے کی واپسی کا ذکر کیا گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا کہ شام چاہتا ہے کہ سارا علاقہ واپس کر دیا جائے۔ اس کی بات مان لی جائے گی۔ صرف ایک محدود پٹی سے اسرائیل اپنے آپ کو ہٹا لینے کی پیشکش کر رہا ہے۔ جب وزیر خارجہ سے پوچھا گیا کہ کیا مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کانفرنس کے موقعہ پر وہ شام کو یہ پیشکش کریں گے کہ جولان کی پہاڑیوں کا ایک حصہ واپس کیا جا سکتا ہے تو پیریز نے فوجی ریڈیو کو بتایا کہ اسرائیل یہ بات اس زبان میں کر رہا ہے جو ۲۴۲ کی زبان ہے۔ اقوام متحدہ کی قرارداد ۲۴۲ اسرائیل سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں ۱۹۶۷ء میں جو عرب علاقے اسرائیل نے ہتھیا لئے تھے ان کو واپس کرے تا کہ وہاں امن کی فضا قائم کی جا سکے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسرائیل آہستہ آہستہ قرارداد نمبر ۲۴۲ پر عمل کرنا چاہتا ہے۔ مشرق وسطیٰ امن کانفرنس میں فلسطینیوں کو یہ پیشکش کی گئی ہے کہ ایک سال کے اندر اندر انہیں حق خود ارادیت دیئے جانے کا پروگرام زیر غور ہے۔ اگرچہ یہ حق خود ارادیت خاصا محدود ہو گا لیکن فلسطینیوں کا خیال ہے کہ یہ ایک مثبت اقدام ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آہستہ آہستہ اپنی حکومت قائم کر سکیں گے۔ سب سے زیادہ عربوں اور اسرائیل میں متنازعہ فیہ امر یہی ہے کہ اسرائیل کو مقبوضہ علاقے واپس کر دینے چاہئیں۔ اور قیام امن کی کوششوں میں مدد دینی چاہئے۔ قیام امن کانفرنس میں ایک اور بات جسے خاصا مثبت کہا جا سکتا ہے یہ ہے کہ ایک ایسے شخص کو بھی نمائندگی دی گئی ہے جس نے کھل کر کہا ہے کہ وہ پی ایل او کا ساتھی ہے۔ اگرچہ اس سے قبل قیام امن کانفرنس میں پی ایل او کو کسی قسم کی شراکت کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی اور وہ اس لئے کہ امریکہ کے خیال میں پی ایل او ایک دہشت گرد تنظیم ہے اور کسی دہشت گرد تنظیم کے ساتھ جب تک وہ دہشت گردی سے توبہ نہ کر لے گفت و شنید نہیں ہو سکتی۔

روسی اسلحہ کی فروخت

جب سوویت یونین کی تمام ریاستیں متحد تھیں تو سوویت یونین کو خاصی بڑی تعداد میں اسلحہ کی ضرورت تھی۔ کیونکہ جتنا بڑا ملک تھا۔ اسی کے مطابق اسے فوجی ساز و سامان رکھنا پڑتا تھا۔ لیکن اب سوویت یونین ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ریاستوں میں بٹ چکا ہے تو ان ریاستوں کی اسلحہ کی ضروریات بھی کم ہو گئی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی ریاستیں زیادہ اسلحہ اپنے پاس رکھ کر کیا کریں گی۔ کسی بڑے ملک سے ٹکر لینے کی ان میں سکت نہیں ہے چنانچہ اسی امر کے پیش نظر اب سوویت یونین کی ریاستیں اور خاص طور پر روس اپنا اسلحہ فروخت کر دینا چاہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں روس اور چین کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوا تو روس نے یہ پیشکش کی کہ وہ فائٹر ایئر کرافٹ اور دوسرے اعلیٰ قسم کے اسلحہ چین کے پاس فروخت کرنے کے لئے تیار ہے۔ دونوں وزراء نے متعدد ایسے معاملات پر غور کیا جن کا دونوں کے مفاد سے تعلق ہے اس سلسلے میں فوج اور فوجی ٹیکنیکی معاملات بھی زیر غور آئے۔ مگ ۲۷ ہوائی جہاز اور ہوائی حفاظتی اقدامات کے لئے دیگر اسلحہ بھی زیر بحث آیا۔ روس کو ہارڈ کرنسی کی ضرورت ہے۔ اور وہ اپنا اسلحہ بیچ کر ہی اسے حاصل کر سکتا ہے۔ جنوبی ایشیاء کی منڈیوں میں روس کچھ عرصے سے کوشش کر رہا ہے کہ اپنا اسلحہ بیچ کر ہارڈ کرنسی حاصل کرے۔ طاس ایجنسی نے یہ بھی بتایا ہے کہ دونوں وزرائے خارجہ نے اس امر پر بھی غور کیا کہ اسلحہ کی مقدار کم ہونی چاہیئے اور دونوں کی سرحدوں پر حفاظتی اقدامات زیادہ بہتر بنانے چاہئیں۔ اس سے قبل ۱۹۶۲ء میں سرحدوں پر جھڑپیں ہو گئی تھیں۔

عطیہ خون
خدمت بھی ہے عبادت بھی
ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

اسیران راہ مولیٰ کیلئے دعا کی درخواست

احباب تمام اسیران راہ مولیٰ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے آزمائش کی گھڑیاں ٹال دے۔ انہیں صحت و سلامتی سے رکھے اور جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

دی ہیں اور بڑے بڑے فیصلے کئے ہیں بعض اوقات جنگیں بھی کی گئی ہیں لیکن مقصد یہ بتایا گیا کہ امن کا قیام پیش نظر تھا۔ اس لئے بعض صورتوں میں جنگ ضروری ہو گئی اگر تو واقعۃً نیت امن کا قیام ہو اور انصاف کے ساتھ تمام ایسے معاملات جہاں امن کو خطرہ درپیش ہو ویسا ہی ردِ عمل ظاہر ہوتا ہو جو نیک نیت کے نتیجے میں ظاہر ہونا چاہیئے تو یقیناً ان کوششوں کے نتیجے میں ایک دیرپا امن قائم ہو سکتا ہے مگر بار بار کی ایسی کوششوں کے باوجود جو گذشتہ تقریباً ایک صدی پر پھیلی ہوئی ہیں دُنیا آج تک امن سے محروم چلی آ رہی ہے۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون کہ اعمال کا مدار و مدار نیتوں پر ہے۔ یہ درپردہ کام کرتا چلا جا رہا ہے خواہ ان لوگوں کو محسوس ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ نیتوں میں چونکہ فساد ہوتا ہے اور خود غرضیاں ہوتی ہیں اس لئے امن کے نام پر کئے جانے والے سب فیصلوں میں رخنے پڑ جاتے ہیں۔ پس اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا ایک مطلب یہ بنتا ہے کہ اگر نیتوں میں فساد ہو تو اعمال اس فساد سے بچ نہیں سکتے اور جلد یا بدیر ان اعمال پر ان بدنیتوں کا اثر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے اور ان اعمال میں ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے کہ جس کے نتیجے میں وہ صالح اعمال نہیں کہلا سکتے اور ان کے نتیجے میں نیک نتائج نہیں نکل سکتے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۳۱ راگست ۱۹۹۰ء)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

آپ کے لئے دو ۲/۱ گھنٹہ سٹڈی کی پابندی ہے اس کے بعد باتوں میں وقت ضائع نہ کریں فوراً سو جائیں۔

۱۷۔ بیت الخلاء سے باہر آ کر کم از کم تین دفعہ صابن سے ہاتھ دھوئیں۔

۱۸۔ عام طور پر تیز چلنے کی عادت ڈالیں۔

۱۹۔ برائی کو مٹانے کے لئے حدود کے اندر غصہ کا استعمال جائز ہے مگر حدود سے باہر غصہ انسانی صحت کے لئے حد درجہ مضر ہے۔

۲۰۔ ہوسٹل کی انتظامیہ کوشش کر رہی ہے کہ پینے کے لئے ابلا ہوا پانی مہیا کیا جائے۔ اس انتظام سے فائدہ اٹھائیں۔

۲۱۔ روزانہ زندگی کو منظم اور باقاعدہ بنانے کی کوشش کریں۔ بے ترتیب اور بے وقت کام کی عادت صحت پر بھی برا اثر ڈالتی ہے۔

۲۲۔ کوڑا کرکٹ ادھر ادھر پھینکنے کے بجائے مقررہ ڈبہ میں ڈالیں۔

۲۳۔ جا بجا تھوکنے سے پرہیز کریں۔

۲۴۔ بیماری کی صورت میں فوری طور پر علاج کی طرف توجہ کریں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر بڑی شفقت سے طلبہ کا علاج کرتے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب بھی طلبہ سے بغیر فیس لئے محبت کے ساتھ ان کا معائنہ کرتے ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

یہ دوستی تمام سیاسی تعصبات سے بالا ہوتی ہے۔ درحقیقت سکاؤٹ موومنٹ کا مقصد یہ ہے کہ دنیا سے غربت بھوک اور بیماری کو مٹایا جائے۔ جب سکاؤٹ کھلے میدان میں اپنے پروگراموں پر عمل کرتے ہیں تو اس سے ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملتا ہے اور تعلقات بہتر ہو جاتے ہیں جہاں تک اس کے عالمی پیغام کا تعلق ہے۔ یہ قومی حد بندیوں سے بہت آگے ہے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

زبان کی باریکیاں سمجھنے والے بہتر سمجھتے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ عربی دان حضرات تو یہ بھی جانتے ہیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں جن کے معنی منفی بھی ہیں اور مثبت بھی یعنی متضاد اور موقعہ اور محل کے مطابق ان کے معنی کئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۲ ۔ ستمبر ۔ کل دوپہر سے آج صبح تک شدید گرمی اور حبس جاری ہے۔

○ آج صبح سے وقفوں سے بجلی بند ہو رہی ہے۔

○ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ وزیر اعظم پاکستان کی تقریر میں کشمیر کے مسئلے کے ذکر پر احتجاجاً غیر جانبدار ملکوں کی سربراہ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے واک آؤٹ کر گئے۔ وزیر اعظم پاکستان کے خطاب سے قبل بھارتی وفد نے دھمکی دی تھی کہ اگر کشمیر کا مسئلہ کانفرنس میں اٹھایا گیا تو بھارتی وفد اجلاس کا بائیکاٹ کرے گا۔ پاکستان کے وفد نے کشمیر کا مسئلہ شامل کرنے پر اصرار کیا تو بھارتی وفد نے انڈونیشیا کے صدر سے دباؤ ڈلوایا لیکن پاکستان کے وزیر اعظم نے دباؤ ماننے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جب پاکستان کے وزیر اعظم نے تقریر شروع کی تو بھارتی وزیر اعظم اپنے وفد سمیت اٹھ کر چلے گئے۔ اور دوران تقریر واپس نہ آئے۔

○ پنجاب اسمبلی نے ٹیلی فون کالوں پر ۶۰ فیصد ایکسائز ڈیوٹی پر سینٹ کا موقف مسترد کرتے ہوئے وفاقی حکومت کی پالیسی کی تائید کی تاہم بعد ازاں حکومت کے بعض اراکین اسمبلی نے اخبار نویسوں کو اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی استدعا کرتے ہوئے کہا کہ ہم شرمندہ ہیں کہ ہم نے اپنے ضمیر کے خلاف ووٹ دیا۔ تاہم ایک رکن چوہدری صداقت نے کہا کہ میرا نام ظاہر کر دیا جائے کہ مجھے ہمیشہ اس بات کا افسوس رہے گا۔ کہ میں نے اس قرارداد کی حمایت میں ووٹ دیا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ کسی سیاسی یا نسلی گروپ کو نشانہ بنائے بغیر غیر جانبداری سے سندھ آپریشن مکمل کریں گے۔

○ کراچی میں سفارتی کوٹے سے چوری کر کے ۱۵ کروڑ روپے کی شراب فروخت کر دی گئی۔ ملی بھگت کرنے والے کسٹم افسروں کی نشاندہی ہو گئی ہے۔

○ شام کے سابق صدر نور الدین العطاسی ۲۲ سال کی قید کے بعد رہا ہو گئے۔ وہ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۷۰ء تک ۴ سال کے عرصے کے لئے صدر رہے تھے۔

○ اردن میں عراق کے صدر صدام حسین کے حق میں ایک بڑا مظاہرہ ہوا ہے۔ مظاہرین نے جنوبی عراق میں حفاظتی زون کے قیام کے خلاف احتجاج کیا۔

○ پاکستان نے افغانستان سے آنے والے مہاجرین کی ایک بار پھر رجسٹریشن شروع کر دی ہے۔ نئے مہاجرین کے لئے رضاخیل کے قریب کیمپ قائم کیا گیا ہے۔

○ سکھوں نے مشرقی پنجاب میں دو پولیس والوں اور ان کے ۵ رشتہ داروں کو ہلاک کر دیا۔

○ مہلک ہتھیاروں کی تیاری ختم کر دینے کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہونے پر امریکہ اور برطانیہ نے روس سے وضاحت طلب کر لی ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ مہلک ہتھیاروں پر مسٹر بورس یلسن کا کنٹرول باقی نہیں رہا۔

○ پنجاب اسمبلی میں اس موضوع پر تحریک التوا کے جواز پر بحث ہوئی کہ "مسلم لیگ ہاؤس کے مجسٹریٹ فنڈز اکٹھے کر رہے ہیں۔ ایوان میں بحث کی جائے"۔ بتایا گیا کہ چوتیاں میں ہر فیکٹری سے ایک لاکھ روپیہ لیا جا رہا ہے۔ سپیکر نے لمبی بحث کے بعد تحریک کا معاملہ سردست زیر التوا رکھا۔

○ لاہور میں سکول کھلنے کے پہلے دن ۱۸ بچوں کو شدید گرمی سے بیمار ہونے کی وجہ سے ہسپتال لے جایا گیا۔

○ اقتصادی امور کے وزیر مملکت سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان کی افغان پالیسی ناکام ہو گئی ہے پاکستان کابل کو حکمت یار کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ تمام افغان گروپوں کو اعتماد میں لے کر فیصلہ نہیں کیا گیا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج پر مجاہدین نے راکٹوں سے حملے کئے ان حملوں میں دس حریت پسند شہید اور ۴ فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ وائس آف جرمنی کا کہنا ہے کہ اگر افغانستان میں دوبارہ جنگ چھڑی تو یہ ملک تقسیم ہو جائے گا۔ ریڈیو کے مطابق موجودہ جنگ بندی کا پہلی جنگ بندیوں کی طرح کمزور اور ناقص ہونے کا امکان ہے۔

○ بھارت کے صوبہ بہار میں الگ ریاست بنانے کے مطالبہ پر ہڑتال ہوئی تعلیمی مراکز اور کاروباری ادارے بند رہے۔

○ عراق نے ایران پر الزام لگایا ہے کہ وہ اس پر حملہ کرنے اور اسے تقسیم کرنے کی سازش میں ملوث ہے۔

○ پاکستان کی سٹاک مارکیٹ میں گذشتہ چھ ماہ کے دوران ایک کھرب روپے سے زائد کے نقصانات کے بعد کیپیٹل لاء اتھارٹی نے اتنے بڑے نقصانات پر غور کرنے کے لئے ۵ ستمبر کو کراچی میں خصوصی اجلاس طلب کر لیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی نے بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام بند کروانے کی قرارداد منظور کی ہے۔

○ افغان فضائیہ نے حکمت یار کے ٹھکانوں پر شدید بمباری کی چھ طیاروں نے حکمت یار کے زیر کنٹرول مغربی افغانستان کے علاقے پر شدید بمباری کی جس سے شیرس داد کے فضائی اڈے کو سخت نقصان پہنچا۔ تاہم کابل میں تیسرے روز بھی امن قائم رہا۔ جبکہ ازبک ملیشیا کے کمانڈر جنرل رشید دوستم نے اپنے آدمی کابل سے نکالنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک شہر میں مکمل امن و امان اور تحفظ کا احساس پیدا نہیں ہوتا اس وقت تک وہ اپنے دستوں کو کابل سے نہیں نکالیں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے جکارتہ میں ایران، افغانستان کے صدور بنگلہ دیش کی وزیر اعظم اور امیر بحرین سے مذاکرات کئے۔

○ تاجکستان کے صدارتی محل پر مظاہرین نے قبضہ کر لیا۔ صدر نے فوجی کیمپ میں پناہ لے لی۔

○ سری نگر میں بھارتی فوج کی راہ گیروں پر فائرنگ سے ۳۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ ڈوڈہ میں بھارتی فوجی متعدد خواتین کو اٹھا کر لے گئے۔ ۳ کو گولی مار کر شہید کر دیا۔

○ عراق نے اقوام متحدہ کی ٹیم کو ہراساں کرنے کے سکینڈل کی تردید کی ہے اور اقوام متحدہ کے الزامات کو گھٹیا اور من گھڑت قرار دیا ہے۔ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ بغداد میں معائنہ ٹیم کی گاڑی کے نیچے بم رکھا گیا لیکن بروقت علم ہونے پر ناکارہ بنا دیا گیا۔ اراکین کو ٹیلی فون پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں۔ گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا اور ان کے ٹائروں سے ہوا نکال دی گئی۔ عراق نے کہا ہے کہ یہ سب الزامات من گھڑت ہیں۔

NASIR ناصر
تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ہمیشہ ایک شیشی گھر میں رکھیے
پیٹ کے جملہ امراض کیلئے اکسیر ہے
قیمت ۱۰/- ۲۰/- ۳۰/-
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

پتہ

ڈیپ فریزر برائے فروخت
ایک عدد ڈیپ فریزر اچھی حالت میں برائے فروخت موجود ہے
رابطہ کے لئے ڈاکٹر منور احمد عطاء
۵/۲۲ دار الرحمت شرقی الف ربوہ فون ۴۱۳

ہیون ہاؤس پبلک سکول ربوہ
۵/۲۳ دار العلوم غربی ۔ ربوہ فون: ۷۹۰
ہیون ہاؤس سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد آج مورخہ یکم ستمبر سے دوبارہ کھل چکا ہے۔ والدین سے التماس ہے کہ بچوں کو سکول یونیفارم میں باقاعدگی سے بھجوائیں۔
پرنسپل
داخلہ بھی شروع ہے